محترم ومعزز جسٹس افتخار محمد چوہدری صاحب

چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان

السلام علیکم

بعد سلام عرض ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں انصاف کا جو ترازو دیا ہے اس پر آپ اللہ تعالیٰ کے حضور جتنے بھی سجدہ شکر ادا کریں وہ کم ہوں گے۔آپ نے بحثیت چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان انگنت معاملات پر سوموٹو ایکشن لئے ہیں۔میں، الطاف حسین ولد نذیر حسین مرحوم و، والدہ خورشید بیگم مرحومہ سکنہ 494/8 عزیز آباد، فیڈرل بی ایریا کراچی ۔موجودہ رہائش گاہ واقع لندن کا پتہ 3، ہائی ویو گارڈن ایجویئر، مڈل سیکس HA8 9UB برطانیہ اور ایم کیوایم انٹرنیشنل سیکریٹریٹ لندن کا پتہ 58-54 ہائی اسٹریٹ، فرسٹ فلور ایلز بیتھ ہاؤس ایجویئر مڈل سیکس HA8 7EJ برطانیہ، آپ سے درخواست گزار ہوں کہ جہاں آپ نے انصاف دلانے کی غرض سے بے پناہ سوموٹو ایکشن لئے ہیں جو کہ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں اس کو سامنے رکھتے ہوئے میں ایک پاکستانی کی حیثیت سے۔۔۔ایک انسان کی حیثیت سے ۔۔۔اور ایک مسلمان کی حیثیت سے درخواست کرتا ہوں ۔۔۔التجا کرتا ہوں ۔۔۔۔اور فریاد کرتا ہوں کہ مورخہ 5 اور 6 دسمبر 1995ء کی رات 12 بجے کے بعد میرے بڑے بھائی 70 سالہ ناصر حسین کی رہائش گاہ واقع B-54/13 فیڈرل بی ایریا کراچی پر پولیس، رینجرز اور قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں نے بلا جواز اور غیر قانونی چھاپہ مارا، پورے گھر کی تلاشی لی اور میرے بھتیجے 28 سالہ عارف حسین کو گرفتار کرلیا۔

عارف حسین کراچی میں این ای ڈی یونیورسٹی سے بی ای انجینئرنگ میں فرسٹ کلاس پوزیشن سے پاس ہوا تھا۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد ملازمت کے ساتھ ساتھ ٹیوشن پڑھا کر گھر کا بوجھ سنبھال رہا تھا کیونکہ میرے بڑے بھائی ناصر حسین جنہوں نے قیام پاکستان کے بعد سے لیکر ملازمت سے اپنی ریٹائرمنٹ تک مختلف سرکاری عہدوں پر گزیٹڈ آفیسر کی حیثیت سے فرائض ادا کئے اور ریٹائرمنٹ کی زندگی بسر کررہے تھے۔ناصر حسین اور عارف حسین پنج وقتہ نمازی تھے جن کا کسی سیاسی جماعت یا سماجی تنظیم حتیٰ کہ ایم کیوایم سے بھی دور دور تک کا بھی واسطہ نہ تھا اور یہ دونوں قطعی اور قطعی غیر سیاسی لوگ تھے۔

عارف حسین کی گرفتاری کے بعد میرے 70 سالہ بھائی ناصر حسین کو بھی دوسرے دن گرفتار کرلیا گیا۔ان دونوں کی گرفتاری کی اطلاع کے بعد تمام بہن بھائی اپنے اپنے گھروں کو چھوڑ کر اپنے دیگر رشتہ داروں کے گھر منتقل ہوگئے جبکہ سرکاری ایجنسیوں، رینجرز اور پولیس، پولیس کے دیگر اعلیٰ حکام کے ہمراہ میرے بڑے بھائی ناصر حسین کو لے کر ایک ایک بہن بھائی کے گھر گئے تاکہ انہیں بھی گرفتار کیا جاسکے۔لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر تھا کہ وہ ناصر حسین اور عارف حسین کی گرفتار کے بعد پہلے ہی اپنے گھروں کو چھوڑ کر دوسری جگہوں پر منتقل ہوچکے تھے۔بالآخر پولیس اور قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں اور ایجنسیوں کے اہلکاروں نے تین دن تک ان دونوں باپ بیٹے کو بے پناہ انسانیت سوز تشدد کا نشانہ بنا کر 9، دسمبر 1995ء کو کراچی کی مضافاتی بستی گڈاپ میں لے جاکر سفاکی سے قتل کردیا اور ان کی لاشیں پھینک دیں۔ہم نے ایدھی سینٹر سے ان کی لاشیں حاصل کیں اور ان کی تدفین کی۔لیکن آج مورخہ 19، اکتوبر 2011ء بروز بدھ تک بار بار کے مطالبات کے باوجود انکے قتل کی تحقیقات پر کسی نے توجہ نہیں دی۔

میں (الطاف حسین) چیف جسٹس آف سپریم کورٹ افتخار محمد چوہدری کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا واسطہ دیکر جن کی برکتوں اور رحمتوں سے

آج وہ اس باعزت مقام پر فائز ہیں درخواست کرتا ہوں ۔۔۔۔التجا کرتا ہوں ۔۔۔۔اور فریاد کرتا ہوں کہ میرے بڑے بھائی اور بھتیجے کے بہیمانہ اور سفاکانہ قتل کا معمہ حل کیا جائے۔اگر چیف جسٹس قانون کی حکمرانی اور انصاف کی سربلندی کیلئے یہ معمہ حل کرلیں تو انہیں ہزاروں لاپتہ گرفتار کئے گئے افراد کی پراسرار گمشدگی کا پتہ بھی چل سکتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری صاحب میرے اس فریادی مطالبے اور خط کو آئینی پٹیشن بنا کر اس پر فی الفور کارروائی کا آغاز کریں گے تاکہ اس کی تحقیقات سے نہ سلجھنے والی انگنت گتھیاں سلجھ سکیں اور دنیا اور آخرت میں ان کا نام بہت ہی عروج،عزت اور مرتبت کے ساتھ لکھا جاسکے۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام

الطاف حسین